SWAMI RAMANAND TEERTH MARATHWADA UNIVERSITY NANDED

Resume

For Registration of Ph.D. in Urdu

Entitled

Dr. Saleem Khan Ki Adabi Aor Sahafati Khidmaat

Submitted by

Syeda Tarannum D/O Syed Gani

Under the able supervision of

Dr. Mohd. Maqbool Ahmed

(M.A. M.Phil. Ph.D.)

Associate Professor & Research Guide in Urdu

Maharashtra Udayagri College, Udgir Dist.Latur

سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ

خاکہ برائے تحقیقی مقالہ پی۔ایچ۔ڈی (اردو)

بعنوان

ڈاکٹر سلیم خاں کی ادبی اور صحافتی خدمات

داخل کنندہ

سیدہ ترنم سید غنی

زیر نگرانی

ڈاکٹر محمد مقبول احمد

ایم۔اے، ایم۔فل، پی۔ایچ۔ڈی

ایسوسی ایٹ پروفیسر و ریسرچ گائیڈ شعبہ اردو

مہاراشٹرا ودے گری کالج اودگیر، ضلع لاتور

سیدہ ترنم سید غنی
پربھنی

خاکہ برائے پی۔ایچ۔ڈی رجسٹریشن

بعنوان

ڈاکٹر سلیم خاں کی ادبی اور صحافتی خدمات

ڈاکٹر سلیم خان اردو ادب کے لیے کوئی نیا نام نہیں اور نہ ہی کسی تعریف کا محتاج ہے۔ سلیم خاں ایک سائنس داں، افسانہ نگار، ناول نگار اور ایک صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ سماجی اور ملّی خدمات بھی انجام دیتے ہیں۔ اردو ادب میں بعض ایسے ادیب گزرے ہیں جنھوں نے ایک سے زائد اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ مثلاً منشی پریم چند، کرشن چندر، عصمت چغتائی، قرۃ العین حیدر وغیرہ نے ناول اور افسانے کے ساتھ ساتھ صحافت کے میدان میں بھی اپنے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ اکیسویں صدی کے لکھنے والوں میں ایک ایسا ہی اہم نام ڈاکٹر سلیم خاں کا بھی ہے۔ انھوں نے افسانہ نگاری اور ناول نگاری کے ساتھ ساتھ صحافت کے میدان میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ اردو ادب میں ایسی بہت کم شخصیات ہیں جو ان مختلف اصناف میں بیک وقت مہارت رکھتی ہیں۔ انھیں چند قلمکاروں میں ایک نام ڈاکٹر سلیم خاں کا بھی ہے۔

ڈاکٹر سلیم خان ۱۹ نومبر، ۱۹۵۶ء کو مہاراشٹر کے شہر ممبئی میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی زندگی ایک متوسط گھرانے میں گزری ہے۔ آپ کے والدین تقسیم سے قبل صوبہ سرحد سے آکر ممبئی میں بس گئے۔ آپ کے والد صاحب تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم میونسپل اردو اسکول سے حاصل کی۔ اس کے بعد جماعتِ ہشتم سے باندرہ اردو ہائی اسکول میں داخل ہوگئے۔ گریجویشن مِٹھی بائی کالج سے مکمل کیا اور انسٹی ٹیوٹ آف سائنس سے ایم۔ ایس۔ سی اور علمِ کیمیا میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ نیوکلئیر کیمسٹری ڈاکٹر سلیم خاں کا تخصیصی میدان ہے۔ وہ اپنے مخصوص میدان کو خیرآباد کہہ کر ۱۴ سال عرب ممالک میں ماہرِ ماحولیات کے طور پر کام کرنے کے بعد ہندوستان واپس آگئے۔ ڈاکٹر سلیم خاں فی حال ابوظہبی کی ایک کمپنی سے بطور کنسلٹینٹ وابستہ ہیں۔ اس سلسلے میں ان کا اکثر ابوظہبی آنا جانا ہوتا ہے مگر ان کا مستقل قیام ممبئی میں ہے۔

ڈاکٹر سلیم خان کو بچپن ہی سے اردو ادب کے مطالعے کا شوق تھا۔ پہلے "شمع" اور پھر "بیسویں صدی" پڑھا کرتے تھے۔ ابن صفی اور دیگر ناول نگاروں، افسانہ نگاروں کو بھی پڑھنے لگے۔ شاعری کا مطالعہ کرتے تھے اور مشاعروں میں بہ حیثیت سامع شریک ہوا کرتے تھے۔ کسی زمانے میں وہ شاعری بھی کیا کرتے تھے۔ مگر بعد میں اس مشغلے کو ترک کر دیا اور اپنی تمام تر توجہ افسانہ نگاری پر مرکوز کی۔ سعودی عرب جانے کے بعد سلیم خاں کے اندر کا افسانہ نویس ایک نئے آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔ ریاض کی ایک ادبی مجلس میں ڈاکٹر سلیم خاں نے "حصارِ شمس و قمر" کے عنوان سے ایک افسانہ سنایا تو وہاں کے اہلِ علم و ادب نے اس کی بڑی پزیرائی کی۔ بطورِ خاص مولانا محمود عالم جیسے دانشور اور ادیب نے ان کی بڑی حوصلہ افزائی کی۔ اس کے بعد افسانہ نگاری کا یہ سفر بڑی تیزی سے ارتقائی منزلیں طے کرتا رہا۔ دیڑھ سال بعد جب ڈاکٹر سلیم خان ہندوستان واپس آئے تو ان کے پاس افسانوں کے مجموعے "حصار" کا مسودہ تیار تھا۔

افسانوں کے مطبوعہ مجموعے:

ڈاکٹر سلیم خان کے اب تک افسانوں کے چار مجموعے شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں جن کے نام یہ ہیں:

(۱) حصار (۲) بولتی ناگن (۳) محمود و ایاز (۴) چوسر کا محور

ڈاکٹر سلیم خاں آج نہ صرف مہاراشٹر بلکہ ہندوستان کے ایک معتبر افسانہ نگار کی حیثیت سے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ ان کے افسانے آج کے ملکی اور بین الاقوامی حالات کے تناظر میں مخصوص معنویت کے حامل ہیں۔

مطبوعہ ناول:

ڈاکٹر سلیم خاں کا دوسرا اہم ادبی میدان ناول نگاری ہے۔ موجودہ ادبی دنیا میں وہ بہترین ناول نگار کی حیثیت سے اپنا مقام بنا چکے ہیں۔ اب تک ان کے سولہ ناول شائع ہو کر اربابِ علم و ادب سے داد و تحسین پا چکے ہیں جن کے عنوانات یہ ہیں:

(۱) سکندر کا مقدر (۲) بھیڑ یا بھیڑیا (۳) بندر نما قلندر (۴) زر پرست سر پرست (۵) مہر و وفا (۶) فقر و غنا (۷) بیم و رجا (۸) صدق و صفا (۹) قدر و قضا (۱۰) جرم و سزا (۱۱) وہم زاد (۱۲) رشتے ناطے (۱۳) تابوت (۱۴) آتشِ صلیب (۱۵) راجدھانی ایکسپریس (۱۶) بھیکو کسان کا بھارت مہان۔

صحافتی خدمات:

صحافت سے ڈاکٹر سلیم کی وابستگی اتفاقیہ تھی۔ایک مرتبہ ایک پروگرام میں انھوں نے حالاتِ حاضرہ پر ایک تقریر کی وہاں "اردو ٹائمز" کے مدیر عالم نقوی صاحب موجود تھے۔حالاتِ حاضرہ پر اس برجستہ اور پُر مغز تقریر سے عالم نقوی صاحب بڑے متاثر ہوئے اور وہیں انھوں نے سلیم خاں اصرار کیا کہ وہ ملکی اور غیر ملکی حالاتِ حاضرہ پر تجزیاتی مضامین لکھنا شروع کریں۔اس طرح عالم نقوی کے اصرار اور فرمائش پر ڈاکٹر سلیم خان نے اخبارات کے لیے حالاتِ حاضرہ پر صحافتی مضامین لکھنے شروع کیے۔ہندوستان کے تقریباً تمام بڑے اخبارات میں آج ڈاکٹر سلیم خاں کہ مضامین بڑے اہتمام سے شائع ہوتے ہیں۔قومی اور بین لاقوامی حالات پر ان کی بڑی گہری نظر ہے۔سماجی اور سیاسی تجزیے کی ان کے اندر بڑی زبردست صلاحیت موجود ہے ۔انھوں نے ایک مدت تک مراٹھی اخبار "شودھن" کے لیے بھی مقالے لکھے لیکن یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔سماجی و سیاسی مضامین کے ساتھ ساتھ انھوں نے اخلاقی ،علمیا ور دینی موضوعات پر بھی ڈھیر سارے مضامین قلمبند کیے ہیں۔اس طرح کے سیاسی ،سماجی ،اخلاقی ،اور علمی موضوعات پر مشتمل منتخب مضامین کے تین مجموعے زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں جن کے نام یہ ہیں: (۱) سلسلۂ روز و شب (۲) گردشِ ایام (۳) دینیات واخلاقیات)

اس طرح ڈاکٹر سلیم خان نے افسانہ، ناول،طنز و مزاح،مضمون اور مقالہ جیسی مختلف افسانوی اور غیر افسانوی اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ان کا قلمی سفر آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔زود نویس ایسے ہیں کہ ان کے قلم کی رفتار کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔موجودہ ادب اور صحافت کی دنیا میں افسانہ نگار، ناول نگار،اور کالم نگار کی حیثیت سے ڈاکٹر سلیم خان کی شہرت آسمان پر ہے۔

ڈاکٹر سلیم خاں بنیادی طور پر سائنسی شعبے سے تعلق رکھنے کہ باوجود اردو کے قدیم و جدید ادبی مصادِر پر کافی عبور رکھتے ہیں۔انھیں قدیم وجدید دور کے شعراء کا بیشتر کلام حفظ ہے۔خاص کر انھیں علامہ اقبال کے کلام سے دلچسپی ہے اور اقبال ان کے پسندیدہ شاعر معلوم ہوتے ہیں۔ڈاکٹر سلیم ایک دین دار شخصیت کے مالک ہیں ان کی زبان عالمانہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ ملّتِ اسلامیہ کے ملکی اور غیر ملکی مسائل پر وہ غور و فکر کرتے ہیں۔ان کے افسانوں، ناولوں اور دیگر تحریروں کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قومی اور بین الاقوامی سیاست پر ان کی گہری نظر ہے۔

ڈاکٹر سلیم خاں کی تخلیقات میں فلسفہ،نفسیات،سیاسیات،سماجیات،معاشیات،تجارت،ادب،تاریخ اور سائنس غرض سبھی کچھ سمایا ہوا ہے۔عصرِ حاضر کے سماجی،سیاسی،ملکی اور غیر ملکی مسائل پر ان کی مضبوط گرفت ہے۔

ڈاکٹر سلیم خان پیشے کے اعتبار سے سائنس داں ہے اور سائنسی شعبے میں مشاہدات و تجربات کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ڈاکٹر سلیم خان کو اس کا فائدہ ادب میں بھی ہوا کیونکہ ادیب کا مطالعہ و مشاہدہ جتنا گہرا ہوگا اور تجربات جتنے پختہ ہوں گے اسی قدر اس کی تخلیقات میں جاذبیت اور نکھار پیدا ہوتا ہے۔اس کے علاوہ وہ ایک مشّاق صحافی بھی ہیں ان کی نظر سماج کے ہر شعبے پر ہر وقت رہتی ہے۔ان دونوں باتوں کا مثبت اثر ان کی تصانیف پر نظر آتا ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر سلیم اتنے کم عرصے میں ادب میں اپنا مقام بنانے میں کامیاب نظر آتے ہیں۔

ڈاکٹر سلیم خان کا اسلوبِ تحریر سادہ اور سلیس ہے۔وہ صاف ستھری زبان استعمال کرتے ہیں ۔تشبیہات اور استعاروں کا بے جا استعمال نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریر میں بوجھل پن محسوس نہیں ہوتا ۔بیانیہ پر ان کی مکمل گرفت ہے۔بناوٹ اور تصنع سے پاک عام فہم اندازِ بیان استعمال کرتے ہیں۔ان کا مشاہدہ گہرا اور مطالعہ وسیع ہے وہ ایک تجربے کار شخصیت ہے۔بے باک انداز ان کے اسلوبِ تحریر کی اہم خوبی ہے۔ان کے تخلیقی موضوعات بھی مصنوعی یا خیالی نہیں ہوتے بلکہ ہمارے معاشرے سے ہی لیے گئے ہوتے ہیں۔

سائنس اور ادب دو متضاد موضوعات ہیں لیکن اس کے باوجود ڈاکٹر سلیم خان نے ادب کے ساتھ انصاف کیا ہے اور معیاری ادب پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ان کی تخلیقات کی بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ صرف لطف اندوزی کے لیے نہیں ہے بلکہ اس میں مقصدیت بھی پائی جاتی ہے۔ان کے ہر افسانے اور ناول میں عوام و خواص کیلئے کوئی نہ کوئی نصیحت یا عبرت آمیز پیغام ہوتا ہے۔معاشرے کے بظاہر عام اور چھوٹے چھوٹے واقعات جن کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ڈاکٹر سلیم ان واقعات سے ایک کہانی تخلیق کر لیتے ہیں اور اس میں اصلاح کا پہلو بھی تلاش کر لیتے ہے۔طنز و مزاح کا استعمال کرنے کے گُر سے بھی وہ خوب واقف ہیں۔جس سے قاری ان کی تصنیف سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ بات کی گہرائی تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ڈاکٹر سلیم خان کو ناول و افسانے کے فنی لوازم سے بھی واقفیت ہے اور ان کا بہترین استعمال کرتے ہیں

جس سے ان کی تخلیقات میں زبردست دلکشی اور حسن پیدا ہوتا ہے۔ڈاکٹر سلیم خان کی شخصیت علمی وادبی بصیرت کی حامل ہے۔مزاجاً سیدھے سادے طبیعت کے مالک ہے۔انھوں نے بہت کم وقت میں ادب میں اپنا مقام حاصل کیا ہے۔ان کی تصنیفات اردو ادب اور اس کے قاری کے لیے بیش قیمتی سرمایہ ثابت ہیں۔

ان گونا گوں، وسیع اور وقیع ادبی علمی اور صحافتی خدمات اور اس قدر کثیر التصانیف ادیب ہونے کے باوجود آج تک ڈاکٹر سلیم خاں کی ادبی خدمات کے حوالے سے کسی یونیورسٹی میں کوئی تحقیقی مقالہ نہیں لکھا گیا۔اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے ہمہ جہت ادبی فنکار کی تصانیف کا تنقیدی اور تجزیاتی مطالعہ کیا جائے۔ ان کی فکر ونظر کا محاکمہ کیا جائے۔افسانہ نگار، ناول نگار اور صحافی کی حیثیت سے ان کی خدمات کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کرتے ہوئے ان تینوں میدانوں میں ڈاکٹر سلیم خاں کی دین کا محاکمہ کیا جائے اور ان کے مقام ومرتبے کا تعین کیا جائے۔

راقمۃ الحروف کی معلومات کے مطابق ڈاکٹر سلیم خان کی ان وقیع ادبی خدمات پر ابھی تک کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا ہے۔اگر یونیورسٹی کے اربابِ مجاز اجازت دیں تو یہ اہم تحقیقی کام انجام پا سکتا ہے۔مقالہ نگار کی یہ کوشش ہوگی کہ ڈاکٹر سلیم خان کی مذکورہ بالا ادبی خدمات کا تفصیلی مطالعہ کر کے قابلِ قدر نتائج اخذ کیے جائیں۔جس سے یہ مقالہ آئندہ معتبر ومستند ماخذ کے طور پر کام آسکے۔

مجوزہ مقالے کے ابواب:

مجوزہ مقالہ درجذیل پانچ ابواب پر مشتمل ہوگا

بابِ اوّل: ڈاکٹر سلیم خان حیات وشخصیت:

اس باب میں ڈاکٹر سلیم خان کے حیات اور ان کی شخصیت کا اجمالی جائزہ لیا جائے گا۔اور یہ بتایا جائے گا کہ ان کی شخصیت کی تعمیر وتشکیل میں کون کون سے عوامل کارفرما ہیں۔

بابِ دوّم: ڈاکٹر سلیم خان کی افسانہ نگاری کا تنقیدی مطالعہ:

اس باب میں ڈاکٹر سلیم خان کی افسانہ نگاری اور ان کے تمام افسانوں کا تنقیدی تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا اور یہ بتایا جائے گا کہ اردو افسانے کے فروغ اور استحکام میں ان کی کیا اور کیسی خدمات ہیں۔

علاوہ ازیں افسانہ نگار کی حیثیت سے ان کے مقام و مرتبے کا تعین بھی کیا جائے گا۔

بابِ سوّم: ڈاکٹر سلیم خان کی ناول نگاری کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

اس باب میں ڈاکٹر سلیم خان کے تمام ناولوں کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔ ناول نگاری کے فن اور تیکنک کے حوالے سے ان ناولوں کا تجزیہ کیا جائے گا۔ نیز ان ناولوں کے موضوعات پر بھی سیر حاصل گفتگو کی جائے گی۔ ناولوں میں موجود مرکزی خیال کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کے علاوہ اس بات کا بھی جائزہ لیا جائے گا کہ موجودہ قومی اور بین الاقوامی حالات کے تناظر میں ان موضوعات کی کیا اہمیت ہے اور ناول نگار اپنے ناولوں کے ذریعے سماج کو کیا پیغام دینا چاہتا ہے۔
جائزہ اختصار کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔

بابِ چہارم: ڈاکٹر سلیم خان کی صحافتی خدمات کا جائزہ:

یہ باب ڈاکٹر سلیم خان کی صحافتی خدمات پر مشتمل ہوگا۔ اس باب میں سلیم خاں کی صحافتی صلاحیتوں کا تجزیہ کیا جائے گا۔ سلیم خاں کی سیاسی اور سماجی بصیرت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ بتایا جائے گا کہ ڈاکٹر سلیم خان نے اپنی صحافتی تحریروں سے ملک اور قوم کی رہنمائی و رہبری کس طرح کی ہے۔

بابِ پنجم: ماحصل / مجموعی جائزہ:

اس باب میں مقالے کا مجموعی جائزہ یا ماحصل پیش کیا جائے گا۔ جس کے مطالعے سے مقالے کا اجمالی تعارف ہو جائے گا۔

آخر میں ان تمام کتب و رسائل کی فہرست دی جائے گی جن کی مدد سے یہ مقالہ لکھا جائے گا۔

یونیورسٹی کے اربابِ مجاز سے مودبانہ گزارش ہے کی پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری کے لیے مجوزہ موضوع کو منظور فرما کر ممنون فرمائیں۔